ماڈیول ۲

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ خبر کی حجیت

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ خبر دین کے تمام پہلوؤں میں، خواہ وہ عقائد ہوں، احکام، حلال و حرام یا فضائل، دلیل و حجت ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جو بھی حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو، وہ قطعی طور پر حجت ہے، چاہے وہ حدیث متواتر ہو یا آحاد۔ اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں کی جاتی، بلکہ اسے دین کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ آحاد احادیث کو عقائد میں نہ ماننے کا نظریہ بعض بدعتی فرقے اپناتے ہیں، جیسے معتزلہ، جو آحادیث کو صرف عملی مسائل تک محدود کرتے ہیں اور عقائد میں انہیں نہیں مانتے۔ اس کے برخلاف، اہل حق کا عقیدہ یہ ہے کہ آحاد احادیث بھی شرعی حجت ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے۔

مصادر دین

اسلام میں بنیادی تین مصادر ہیں:

قرآن مجید : قرآن اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے جو دین کا سب سے بڑا اور اول مصدر ہے۔

حدیث نبوی : رسول اللہ ﷺ کی سنت اور احادیث دین کا دوسرا اہم ترین مصدر ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی، اقوال، افعال اور تصویبات پر مشتمل ہیں اور قرآن کی تشریح و توضیح کرتی ہیں۔

اجماع : امت مسلمہ کے علماء کا کسی مسئلے پر اتفاق رائے یعنی اجماع بھی دین کا ایک مصدر ہے۔ لیکن اجماع کا کام قرآن و سنت کی تشریح ہے، یہ مستقل طور پر عقیدہ یا مسئلے کا نیا حکم نہیں بناتا۔

سلف صالحین کا اجماع

اجماع کا ایک معتبر اور مضبوط اصول وہ ہے جو سلف صالحین یعنی ابتدائی تین قرون کے مسلمانوں (صحابہ، تابعین اور تبع تابعین) کے درمیان ہوا ہو۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعد کے ادوار میں امت مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئی، لہذا ان کے اجماع کو صحیح اور معتبر نہیں کہا جا سکتا۔ سلف صالحین کا اجماع ہی اصل حجت اور دلیل ہے، اور اسی اجماع کے مطابق دین کا فہم ہونا چاہیے۔

عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کی اہمیت

انسانی عقل اور فطرت دونوں دین کی معرفت کا ذریعہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ فطرت توحید پر پیدا ہوتا ہے" (صحیح بخاری و مسلم)، یعنی انسان کی فطری جبلت اللہ کی پہچان کرواتی ہے اور اسے توحید کی طرف مائل کرتی ہے۔ ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہا اللہ کے مطابق، انسانی فطرت ایک سچائی کی سمت رہنمائی کرتی ہے، جو بغیر تعلیم و تربیت کے بھی حق کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

عقل اور فطرت کی حدود

عقل اور فطرت انسان کو توحید اور حق کی جانب رہنمائی کرتی ہیں، لیکن ان کی اپنی حدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ کسی قوم پر رسول بھیجنے کے بغیر عذاب نازل نہیں کیا جاتا (سورہ الاسراء: 15)، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عقل اکیلی دلیل کے طور پر کافی نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے رسول اور وحی کے ذریعے ہی حجت قائم ہوتی ہے۔ فطرت اور عقل ایک آغاز کی حیثیت رکھتے ہیں، مگر مکمل دین اور عقائد کو سمجھنے کے لیے وحی ضروری ہے۔

عقل سلیم اور شبہات سے پاک ہونا

عقل سلیم (صحیح اور درست عقل) کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ شبہات اور خرافات سے پاک ہوتی ہے۔ اگر عقل کسی شبہ یا مغالطے کا شکار ہو جائے تو اسے فطرت سلیمہ یا وحی کی روشنی سے درست کرنا ضروری ہوتا ہے۔ عقائد کے ضمن میں بھی عقل کو کتاب و سنت کی رہنمائی میں لایا جاتا ہے تاکہ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے۔

عقل کو کتاب و سنت پر پیش کرنا

اہل سنت والجماعت کے علماء کا یہ طریقہ ہے کہ وہ عقل کو کتاب و سنت کے تابع رکھتے ہیں۔ ابو القاسم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل حق وہ ہیں جو قرآن و سنت کو امام بناتے ہیں اور عقل کو ان پر پیش کرتے ہیں۔ اگر عقل کی بات قرآن و سنت کے مطابق ہو تو اسے قبول کیا جاتا ہے، اور اگر عقل کی بات ان کے مخالف ہو تو اسے رد کر دیا جاتا ہے۔

عقل کی حدود اور رسولوں کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے عقل کو انسان کو حق کی سمت رہنمائی دینے کا ذریعہ بنایا ہے، لیکن اس کے باوجود رسولوں کی بعثت اور کتابوں کا نزول اس بات کی دلیل ہے کہ عقل اکیلی کافی نہیں ہے۔ عقل انسان کو اللہ کی توحید اور بعض بنیادی حقائق تک پہنچا سکتی ہے، لیکن دین کی مکمل ہدایت کے لیے وحی کی ضرورت ہے۔ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت تک ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ بھیج دیں (سورہ الاسراء: 15)۔یعنی اصل حجت رسولوں کی آمد اور ان کی دعوت کے بعد قائم ہوتی ہے۔

عقائد میں قیاس کا عدم دخل

اسلامی عقائد توقیفی ہیں، یعنی ان میں کسی قیاس یا اجتہاد کی گنجائش نہیں ہوتی۔ قیاس صرف فقہی احکام میں کارآمد ہوتا ہے، جبکہ عقائد کو ثابت کرنے کے لیے قرآن وسنت کی واضح نصوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ قیاس کا دائرہ عمل صرف فروعی اور عملی مسائل تک محدود ہے، عقائد میں قیاس یا انسانی عقل سے کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔

کتاب وسنت کو سلف صالحین کے فہم سے سمجھنا

اسلامی عقائد اور دین کے مسائل کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں سلف صالحین کے فہم کے مطابق سمجھا جائے۔ سلف صالحین کے فہم کو چھوڑ کر دین کی تشریح کرنے والے فرقے گمراہی میں پڑ گئے ہیں، جیسے خوارج، معتزلہ وغیرہ۔ یہ فرقے اپنی عقل یا فلسفے کو دین پر مقدم کرتے ہیں، جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ دین کو ہمیشہ سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں سمجھا جائے۔

شریعت کے الفاظ اور اصطلاحات

عقائد کے بیان میں شریعت کے الفاظ اور اصطلاحات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، اور ایسے الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے جو بدعتی فرقوں نے ایجاد کیے ہوں یا جو مبہم ہوں۔ اگر کسی نئے لفظ کا استعمال ناگزیر ہو، تو اس کے معنی کو واضح کیا جائے تاکہ وہ قرآن وسنت کے مفہوم کے مطابق ہو۔

رسول کریم ﷺ کی عصمت

رسول کریم ﷺ کی عصمت (گناہوں سے پاک ہونا) دین میں ایک قطعی اور ضروری عقیدہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے حکم سے ہر قسم کی خطا سے محفوظ ہیں، اور ان کی تعلیمات میں کسی قسم کی غلطی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح امت مجموعی طور پر بھی خطا سے محفوظ ہے، یعنی امت کے علماء کا اجماع غلطی پر نہیں ہو سکتا، البتہ امت کے افراد معصوم نہیں ہوتے۔

اختلافی مسائل کو کتاب وسنت پر پیش کرنا

اسلامی اصول یہ ہے کہ کسی بھی اختلافی مسئلے کو، چاہے وہ عقائد سے متعلق ہو یا احکام سے، ہمیشہ کتاب وسنت پر پیش کیا جائے گا۔ یہ اصول قرآن وسنت سے واضح ہے کہ اختلاف کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے (سورہ النساء: 59)

کرامات اور خوش خبریاں

کرامات اور بشارتیں (خوش خبریاں) بعض اوقات امت میں اولیاءاللہ کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں، لیکن ان سے کوئی نیا شرعی مسئلہ یا عقیدہ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کرامات اولیاء کی صداقت اور ان کی نیکی کی نشانی ہوتی ہیں، مگر ان کا تعلق بنیادی عقائد یا احکام سے نہیں ہوتا۔

عقل اور وحی کی اہمیت

عقل اور وحی دونوں دین کی بنیادوں میں اہمیت رکھتے ہیں، لیکن عقل کو ہمیشہ وحی کے تابع رکھا جاتا ہے۔ وحی یعنی قرآن وسنت دین کا اصل مصدر ہے اور عقل کو اسی کے مطابق ڈھالا جاتا ہے۔ اگر عقل کا کوئی پہلو وحی سے متصادم ہو تو اسے ترک کیا جاتا ہے۔

عقل کو وحی کے تابع رکھنا

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عقل کو وحی کے بغیر آزاد چھوڑ دیا جائے، تو یہ انسان کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جاسکتی ہے۔ اس لیے اسلامی عقائد اور احکام کا اصل دارومدار وحی پر ہے اور عقل کو ہمیشہ اس کے تابع رکھا جانا چاہیے۔

اسلامی عقائد اور اندھی تقلید

اسلامی عقائد کا ماخذ کتاب وسنت کے قطعی نصوص ہیں، اور ان میں کسی قسم کی اندھی تقلید کی اجازت نہیں ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے عقائد کو قرآن وسنت کی روشنی میں جانچے، اور ان میں اندھی تقلید یا تقلید شخصی سے اجتناب کرے۔

Rasool Allah ﷺ se sabit shuda khabar ki hujjiyat

Rasool Allah ﷺ se sabit shuda khabar deen ke tamam pehluon mein, khwah wo aqaid hoon, ahkaam, halal o haram ya fazail, daleel o hujjat hai. Ahl-e-Sunnat wal Jama'at ka aqeedah hai ke jo bhi hadees Rasool Allah ﷺ se saheeh sanad ke sath sabit ho, wo qat'i tor par hujjat hai, chahay wo hadees mutawaatir ho ya ahaad. Is mein kisi qisam ki tafreeq nahi ki jati, balkay isay deen ka hissa samjha jata hai. Ahaad ahaadees ko aqaid mein na manne ka nazriya baaz bid'ati firqay apnate hain, jaise Mu'tazila, jo ahaadees ko sirf amali masail tak mehdood karte hain aur aqaid mein unhein nahi mante. Is ke bar'aks, ahl-e-haq ka aqeedah yeh hai ke ahaad ahaadees bhi shar'i hujjat hain aur in par imaan lana farz hai.

Masadir-e-Deen

Islam mein bunyadi teen masadir hain:

1. **Qur'an Majeed**: Qur'an Allah ki naazil kardah kitaab hai jo deen ka sab se bara aur awwal masdar hai.
2. **Hadees Nabwi**: Rasool Allah ﷺ ki sunnat aur ahaadees deen ka doosra ahem tareen masdar hain. Yeh Rasool Allah ﷺ ki zindagi, aqwaal, af'aal aur tasweeebaat par mushtamil hain aur Qur'an ki tashreeh o tozeeh karti hain.
3. **Ijma'**: Ummat-e-Muslima ke ulama ka kisi maslay par ittifaq-e-raaye yani ijma' bhi deen ka ek masdar hai. Lekin ijma' ka kaam Qur'an o Sunnat ki tashreeh hai, yeh mustaqil tor par aqeeda ya maslay ka naya hukum nahi banata.

Salaf Saleheen ka Ijma'

Ijma' ka ek mo'tabar aur mazboot usool woh hai jo salaf saleheen yani ibtidaai teen qurun ke Musalmanon (Sahaba, Tabi'een aur Tab' Tabi'een) ke darmiyan hua ho. Ibn Taymiyyah rehmatullah alaih farmate hain ke baad ke doron mein ummat mukhtalif firqon mein taqseem ho gayi, lihaza unka ijma' sahih aur mo'tabar nahi kaha ja sakta. Salaf saleheen ka ijma' hi asal hujjat aur daleel hai, aur isi ijma' ke mutabiq deen ka feham hona chahiye.

Aqal Saleem aur Fitrat-e-Saleema ki Ahmiyat

Insani aqal aur fitrat dono deen ki ma'arifat ka zariya hain. Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Har bacha fitrat tauheed par paida hota hai" (Saheeh Bukhari o Muslim), yani insaan ki fitri jibilat Allah ki pehchaan karwati hai aur usay tauheed ki taraf ma'il karti hai. Ibn Taymiyyah aur Ibn Qayyim rehmatullah alaihima ke mutabiq, insani fitrat ek sachai ki simt rehnumai karti hai, jo baghair taleem o tarbiyat ke bhi haq ko pehchanne ki salahiyat rakhti hai.

Aqal aur Fitrat ki Hudood

Aqal aur fitrat insaan ko tauheed aur haq ki jaanib rehnumai karti hain, lekin inki apni hudood hain. Allah Ta'ala ne Qur'an mein farmaya ke kisi qoum par Rasool bhejne ke baghair azaab naazil nahi kiya jata (Surah Al-Isra: 15), jis se sabit hota hai ke aqal akeli daleel ke tor par kaafi nahi hai, balkay Allah ki taraf se bheje gaye Rasool aur wahi ke zariye hi hujjat qaim hoti hai. Fitrat aur aqal ek aaghaz ki haisiyat rakhte hain, magar mukammal deen aur aqaid ko samajhne ke liye wahi zaroori hai.

Aqal-e-Saleem aur Shubhaat se Pak Hona

Aqal-e-Saleem (saheeh aur durust aqal) ki khasiyat yeh hai ke yeh shubhaat aur khurafaat se paak hoti hai. Agar aqal kisi shubhya ya maghalta ka shikar ho jaye to usay fitrat-e-saleema ya wahi ki roshni se durust karna zaroori hota hai. Aqaid ke zimmay mein bhi aqal ko kitaab o sunnat ki rehnumai mein laaya jata hai taake woh saheeh aur ghalat mein tameez kar sake.

Aqal ko Kitaab o Sunnat Par Paish Karna

Ahl-e-Sunnat wal Jama'at ke ulama ka yeh tareeqa hai ke woh aqal ko kitaab o sunnat ke tabe rakhte hain. Abu al-Qasim Asbahani rehmatullah alaih farmate hain ke ahl-e-haq woh hain jo Qur'an o sunnat ko imam banate hain aur aqal ko un par paish karte hain. Agar aqal ki baat Qur'an o sunnat ke mutabiq ho to usay qubool kiya jata hai, aur agar aqal ki baat unke mukhalif ho to usay rad kar diya jata hai.

Aqal ki Hudood aur Rasoolon Ki Zaroorat

Allah Ta'ala ne aqal ko insaan ko haq ki simt rehnumai dene ka zariya banaya hai, lekin is ke bawajood Rasoolon ki basat aur kitaabon ka nazool is baat ki daleel hai ke aqal akeli kaafi nahi hai. Aqal insaan ko Allah ki tauheed aur baaz bunyadi haqaiq tak pohncha sakti hai, lekin deen ki mukammal hidayat ke liye wahi zaroori hai. Allah Ta'ala farmata hai ke is waqt tak hum kisi qoum ko azaab nahi dete jab tak ke Rasool na bhej dein (Surah Al-Isra: 15), yani asal hujjat Rasoolon ki aamda aur unki dawat ke baad qaim hoti hai.

Aqaid Mein Qiyaas Ka Adam Dakhal

Islami aqaid tawqeefi hain, yani inmein kisi qiyaas ya ijtihaad ki gunjaish nahi hoti. Qiyaas sirf fiqhi ahkaam mein kaar aamad hota hai, jabke aqaid ko sabit karne ke liye Qur'an o sunnat ki wazeh nusus ki zaroorat hoti hai. Qiyaas ka daaira-e-amal sirf furui aur amali masail tak mehdood hai, aqaid mein qiyaas ya insani aqal se koi izafa nahi kiya ja sakta.

Kitaab o Sunnat ko Salaf Saleheen ke Feham Se Samajhna

Islami aqaid aur deen ke masail ko samajhne ke liye zaroori hai ke unhein salaf saleheen ke feham ke mutabiq samjha jaye. Salaf saleheen ke feham ko chor kar deen ki tashreeh karne walay firqay gumraahi mein par gaye hain, jaise khawarij, mu'tazila waghera. Yeh firqay apni aqal ya falsafay ko deen par muqaddam karte hain, jabke ahl-e-Sunnat wal Jama'at ka aqeedah yeh hai ke deen ko hamesha salaf saleheen ke feham ki roshni mein samjha jaye.

Shari'at Ke Alfaaz Aur Istilahaat

Aqaid ke bayan mein shari'at ke alfaaz aur istilahaat ko malhooz rakhna zaroori hai, aur aise alfaaz istemal karne se parhez kiya jata hai jo bid'ati firqon ne ijaad kiye hon ya jo mubham hon. Agar kisi naye lafz ka istemal na guzeer ho, to us ke ma'ni ko wazeh kiya jaye taake wo Qur'an o sunnat ke mafhoom ke mutabiq ho.

Rasool Kareem ﷺ Ki Ismat

Rasool Kareem ﷺ ki ismat (gunahon se paak hona) deen mein ek qat'i aur zaroori aqeedah hai. Is ka matlab yeh hai ke Nabi Kareem ﷺ Allah ke hukum se har qisam ki khata se mehfooz hain, aur unki taleemat mein kisi qisam ki ghalti nahi ho sakti. Isi tarah ummat majmu'i tor par bhi khata se mehfooz hai, yani ummat ke ulama ka ijma' ghalti par nahi ho sakta, albata ummat ke afraad ma'soom nahi hote.

Ikhtilafi Masail Ko Kitaab o Sunnat Par Paish Karna

Islami usool yeh hai ke kisi bhi ikhtilafi maslay ko, chahay wo aqaid se mutaliq ho ya ahkaam se, hamesha kitaab o sunnat par paish kiya jaye ga. Yeh usool Qur'an o sunnat se wazeh hai ke ikhtilaf ki surat mein Allah aur uske Rasool ﷺ ki taraf rujoo karna zaroori hai (Surah Al-Nisa: 59).

Karaamaat Aur Khush Khbariyaan

Karaamaat aur basharatein (khush khbariyaan) baaz auqaat ummat mein auliya Allah ke zariye zahir hoti hain, lekin in se koi naya shar'i masla ya aqeeda sabit nahi kiya ja sakta. Karaamaat auliya ki sadaqat aur unki neki ki nishani hoti hain, magar in ka ta'alluq bunyadi aqaid ya ahkaam se nahi hota.

Aqal Aur Wahi Ki Ahmiyat

Aqal aur wahi dono deen ki bunyadon mein ahmiyat rakhte hain, lekin aqal ko hamesha wahi ke tabe rakha jata hai. Wahi yani Qur'an o sunnat deen ka asal masdar hai aur aqal ko isi ke mutabiq dhala jata hai. Agar aqal ka koi pehlu wahi se mutasaadim ho to usay tark kiya jata hai.

Aqal Ko Wahi Ke Tabe Rakhna

Ibn Taymiyyah rehmatullah alaih farmate hain ke agar aqal ko wahi ke baghair azaad chor diya jaye, to yeh insaan ko gumraahi aur zalalat ki taraf le ja sakti hai. Is liye islami aqaid aur ahkaam ka asal daromadar wahi par hai aur aqal ko hamesha is ke tabe rakha jana chahiye.

Islami Aqaid Aur Andhi Taqleed

Islami aqaid ka ma'khaz kitaab o sunnat ke qat'i nusus hain, aur in mein kisi qisam ki andhi taqleed ki ijaazat nahi hai. Har Musalman par farz hai ke woh apne aqaid ko Qur'an o sunnat ki roshni mein jaanchay, aur in mein andhi taqleed ya taqleed-e-shakhsi se ijtinaab kare.